82761- ضرورتمند والد کا بیٹے کی کیفے والی کمائی لینے کا حکم

سوال

میرا بھائی ایک کنٹین اور کیفے کا مالک ہے جہاں تاش کھیلے جاتے ہیں اور حقہ پیا جاتا ہے، میرے والدین اس وقت بہت زیادہ ضرورتمند ہیں کیا وہ اس کی اس کمائی میں سے مال لے سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

باپ کے لیے بیٹے کی کمائی اور مال سے
رقم لینی جائز ہے، اور اسے جتنی بھی ضرورت ہو وہ لے سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس
سے بیٹے کو نقصان نہ ہوتا ہو.

کیونکہ مسند احمد میں عبد اللہ بن
عمرو رضی اللہ تعالی عنہ اور ابن حبان اور ابن ماجہ میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے
حدیث مروی ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم میرا مال بھی ہے اور میری اولاد بھی، اور میرا والد میرا مال لینا چاہتا ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہی
ہے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2291)
صحیح ابن حبان (142/2) مسند احمد حدیث نمبر (6902) علامہ البانی رحمہ اللہ
تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

فقہاء کرام نے اس کے لیے کچھ شروط
بیان کی ہیں :

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"والد کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے
بیٹے کا مال جتنا مال چاہے لے اور اسے اپنی ملکیت بنا لے، والد کو اس کی ضرورت ہو
یا نہ ہو، چاہے بیٹا چھوٹا ہو یا بڑا والد اس کا مال دو شرطوں کے ساتھ لے سکتا ہے :

پہلی شرط :

وہ بیٹے کو تباہ نہ کردے، اور اسے
نقصان نہ دے، اور وہ ایسی چیز نہ لے جو بیٹے کی ضرورت کے ساتھ معلق ہو.

دوسری شرط :

وہ ایک بیٹے سے مال لیکر دوسرے کو
نہ دے، امام احمد نے یہی بیان کیا ہے، یہ اس لیے کہ کسی ایک بیٹے کو اپنے مال میں
سے عطیہ دینے میں مخصوص کر لینا جائز نہیں، تو پھر کسی ایک بیٹے کا مال لیکر دوسرے
بیٹے کو خاص کر دینا تو بالاولی ممنوع ہوگا.

بیان کیا جاتا ہے کہ مسروق رحمہ اللہ
نے اپنی بیٹی کی دس ہزار مہر میں شادی کی اور وہ خود رکھ لیا، اور اسے اللہ کی راہ
میں خرچ کردیا اور خاوند کو کہنے لگے : اپنی بیوی کو تیار کرو"

اور امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام
شافعی رحمہم اللہ کہتے ہیں : باپ کو اپنے بیٹے کا مال لینے کا صرف اتنا ہی حق ہے
جتنی اسے ضرورت ہے؛ اس سے زیادہ نہیں لے سکتا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان ہے :

"یقینا تمہارے خون، تمہارے اموال،
تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن تمہارے اس حرمت والے مہینے میں حرمت
والا ہے"

متفق علیہ انتہی.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (395/5
).

جمہور علماء نے باپ کو ضرورت کی شرط
لگائی اس کی تائید درج ذیل روایت سے بھی ہوتی ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی
ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یقینا تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی
طرف سے ہبہ کردہ ہے.{ وہ جسے چاہے لڑکیاں ہبہ کرتا ہے، اور جسے چاہے لڑکے دیتا ہبہ
کرتا ہے }. تو جب تمہیں اس کی ضرورت پڑے تو وہ تمہارا مال ہیں"

مستدرک الحاکم (284/2) سنن
البیھقی (480/7) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ
حدیث نمبر (2564) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو جب باپ کو مال کی ضرورت ہو تو وہ
اپنے بیٹے کے مال سے لے سکتا ہے، وہ اس مال کو اپنے اور اپنی عیالداری میں رہنے پر
خرچ کر سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ بیٹے کو ضرر اور نقصان نہ دے، اور وہ ایسی
چیز نہ لے جو اس کی ضرورت کے متعلقہ ہو، مثلا اس کی وہ گاڑی جو اپنے آنے جانے میں
استعمال کرتا ہو.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (
9594) کے جواب کا مطالعہ کریں.

حقہ پینا حرام ہے، اس حقہ سے حاصل
کردہ کمائی بھی حرام ہے، لیکن اگر اس کیفے میں اگر کھانے پینے والی مباح اشیاء مثلا
چائے، قہوہ وغیرہ بھی ہوں تو آپ کے بھائی کے کیفے سے حاصل ہونے والی آمدنی مختلط
مال شمار گی، جس میں حلال اور حرام دونوں جمع ہیں، اور جو مال اس طرح کا ہو تو
دوسرے کے لیے اس مال سے کھانا حلال ہے، اور وہ اس کے مالک سے تجارت اور لین دین کر
سکتا ہے، اور اس کا ہدیہ بھی قبول کر سکتا ہے، اگرچہ ورع اور تقوی یہی ہے کہ اس کے
ساتھ لین دین نہ کیا جائے، اور اس کا مال نہ لیا جائے، لیکن جب باپ اس مال کا
ضرورتمند ہو تو اسے لینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ بیٹے کو نصیحت
کرنی چاہیے کہ وہ اللہ کا تقوی اختیار کرے، اور حرام لین دین اور معاملات ترک کر
دے.

دسوقی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"آپ یہ جان لیں کہ جس شخص کا زیادہ
مال حلال کا ہو، اور حرام کا مال کم ہو تو اس کے ساتھ لین دین اور معاملات کرنے اور
اس کے ساتھ قرض اور تجارت کا معاملہ کرنا اور اس کے مال سے کھانا جائز ہے اور معتمد
بھی یہی ہے.

لیکن جس شخص کا اکثر مال حرام اور
حلال کم ہو تو ابن قاسم کا مسلک ہے کہ اس کے ساتھ لین دین اور معاملات کرنے، اور اس
کے مال سے کھانا مکروہ ہے، اور معتمد بھی یہی ہے.

اور جس شخص کا سارا مال حرام ہو، اس
سے مراد وہ شخص ہی جس کا ذمہ سارے کا سارا حرام میں ڈوبا ہوا ہو تو ایسے شخص کے
ساتھ لین دین، اور معاملات کرنے اور قرض و تجارت کا معاملہ کرنا ممنوع ہے، اور اسے
مالی تصرف سے روک دیا جائیگا" انتہی

دیکھیں : حاشیۃ الدسوقی (277/3)
مختصرا

مزید تفصیل کے آپ سوال نمبر (
45018) کے جواب کا مطالعہ ضرور
کریں.

اور تاش کھیلنے کا حکم معلوم کرنے کے
لیے آپ سوال نمبر (12567) اور (
321) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.